۷۸۶

شرف المکان بالمکین

ھذا

ذکرِ مبارک

یعنی

تالیفِ منیف در حالات مشائخ السادات مکان شریف

قائم الدین قانونگوے پنشنر

نذر

86667

"ذکرِ مُبارک" کو مُجدّد مِاَتہ الثالثہ عشر قیوم العالم من اللہ اول
حضرت سیّد امام علی شاہ صاحب نور اللہ مرقدہٗ
کے نامِ نامی سے معنون کرتا ہوا بارگاہ مجیب الدعوات میں
دست بدعا ہوں کہ وہ قبول فرما کر اس کا ثواب میرے والد
قِبلہ غلام علی صاحب مرحوم کو پہنچا دے۔

مے توانی کہ دہی اشک مرا حُسنِ قبول!
تو کہ دُرِ ساختہ قطرہ بارانی را

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ؕ

قائم الدین قانونگو ریٹائرڈ پنشنر
متصل جامع مسجد گوکل پورہ امرتسر

اما الحروف اللفظية فانها تتشكل فى الهواء وبهذا تتصل بالسمع على صورة ما نطق بها المتكلم فاذا تشكلت فى الهواء قامت بها ارواحها وهذه الحروف لا يزال الهواء يمسك عليها شكلها۔ وهذه الحروف الهوائية للفظية لا يدركها الموت لبعد وجودها بخلاف الحروف الرقمية تقبل التغير والزوال لانه فى محل يقبل ذالك والاشكال اللفظية فى محل لا يقبل ذالك ولهذا كان لها البقاء فالجو كله مملوء من كلام العالم يراه صاحب الكشف صورة قائمة (فتوحات جلد اول صفحہ ۱۹۱)

اس عبارت کا ملخص یہ ہے کہ زبان سے نکلے ہوئے الفاظ کی صورت ہوا میں قائم ہو جاتی ہے اور ان کی روحیں کائنات فضائی میں ہمیشہ کے لیے باقی رہتی ہیں بخلاف تحریری حروف کے کہ وہ امتداد زمانہ کے باعث صفحات ہستی سے محو ہو جاتے ہیں کلام لفظی اس قسم کی موت اور بربادی سے محفوظ جوں کا توں باقی ہے اور صاحب کشف انہیں دیکھ سکتا ہے۔

جدت و ایجاد پر جان دینے والوں، اپنے ہاں کے قدیم علوم و فنون اور روحانیت کا مضحکہ اڑانے والوں اور دانایانِ فرنگ سے مرعوب ذہنوں کے لیے مقام حیرت ہے کہ آج یہ فخر بھی ہاتھ سے گیا اور جس تھیوری (نظریہ) کو وہ بیسویں صدی کا تازہ شاہکار سمجھ رہے تھے وہ آٹھویں صدی کے ایک کہنہ بیاض سے ہاتھ آ گیا ؎

نوجوانانِ تشنہ لب خالی ایاغ | شستہ رو تاریک جاں روشن دماغ
کم نگاہ و بے یقین و نا امید | چشمِ شاں اندر جہاں چیزے ندید

اس قسم کی مقدس اور پاکیزہ انفاس ہستیاں امتِ مرحومہ کے اندر ہمیشہ سے ہمیشہ تک رہیں گی۔ جن کے وجود مادی اور روحانی دنیا کے لیے باعث صد فخر و مباہات ہیں اور جن کی قیومت سے عالم کا قیام اور مجددیت سے دین کی

تجدید ہوتی چلی جائے گی۔ آقا (صلے اللہ علیہ وسلم) نے اُمتیوں کو ایسے ایسے جلیل القدر مناصب عطا فرمائے کہ جنہیں دیکھ کر انبیائے ماسبق رشک کرنے لگے۔

قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم المتحابون فی جلالی لھم منابر من نور یغبطھم النبیون والشھداء[1]

وقال علیہ السلام ان من عباد اللہ لاناس ما ھم بانبیاء ولا شھداء یغبطھم الانبیاء والشھداء یوم القیامۃ الخ[2]

نویں صدی ہجری کے آغاز میں سادات مکان شریف کا مورث اعلیٰ عرب کی مقدس سرزمین سے مشعل ہدایت ہاتھ میں لیے ہند کی تاریکی کو دور کرنے کے لیے دیگر اولیاء اللہ کی طرح ایسے مبارک وقت میں وارد پنجاب ہوا کہ جس کی برکت سے نویں صدی سے لے کر چودھویں صدی کی ابتدا تک نسلاً بعد نسلاً ایسے ایسے باکمال افراد ہوئے کہ جن کے تقدس کی شہرت کا سکہ ہر خاص و عام کے دل پر بیٹھ گیا۔ اور جن کے روحانی تصرفات اور کشف و کرامات کے چرچے گھر گھر ہونے لگے۔ مگر بایں ہمہ ان بزرگوں کے حالات کتاب کی شکل میں معرض تحریر میں آ کر آج تک ملک کی مروجہ زبان میں طباعت و اشاعت تک نہ پہنچ سکے۔ اب وقت کے اقتضا نے حبیّ فی اللہ قاضی قائم الدین کی طبیعت کو گرمایا اور یہ سعادت ان کی قسمت میں آئی۔ قاضی صاحب موصوف نے "ذکر مبارک" لکھ کر طمانیت قلب کا ذخیرہ فراہم کیا ہے۔ اللہ تعالےٰ ان کی سعی کو مشکور فرمائے۔

محمد منظور
مکان شریف

---

[1] رواہ الترمذی [2] رواہ ابوداود و رواہ فی شرح السنۃ عن ابی مالک بلفظ المصابیح مع زوائد وکذا فی شعب الایمان۔ (مشکوٰۃ باب الحب فی اللہ ومن اللہ) (ناشر)